بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا ٭

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحہ دما تری من اولہ

بدر

دقد ظہر ... واللہ اولہ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸

چہ گویم باتو گرائی چہادر قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۸ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۶

ای جہان منتظر خوش باش کامد طلبتان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح موعود آخر ... آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ و سے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت سالانہ عہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم ٭ ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ٭ بادۂ عرفان ما زجام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ٭ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ٭ جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ٭ ہر نبوت رابرو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ٭ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ٭ آن نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ٭ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ٭ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبرہائے معاد ٭ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ٭ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست ٭ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ٭ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست ٭ ہر کہ انکاری کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب ٭ نزد ماکفر است و خسران و تباب

ناظرین اخبار اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا اور دس شرائط بیعت لکہا کرتے تھے یعنے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین ہے اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین کہ اخبار کو پُر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	اعہ	صعہ	دعہ	دعہ	سے
نصف صفحہ	دعہ	دعہ	ہعہ	سے	صہ
پورا کالم	سعہ	عہ	عہ	صہ	سے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	سعہ	سے	صہ	سے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔

ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر۔ کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کردے

اجرۃ۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے

مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ مہ روپیہ سے کم نہ ہو جس کے اشتہار کی اجرت مہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک ...

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - مئی ۱۹۰۵ء - اُرید ما تریدون

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ گھر میں طبیعت علیل تھی بہت سر درد بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلا کا خوف ہوتا ہے۔ میں نے رات بہت دعا کی۔ (شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا۔ معلوم نہیں کس کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے

(۱) شرّ الذین انعمت علیھم

(ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا

(۲) میں ان کو سزا دوں گی

(۳) میں اس عورت کو سزا دونگا

معلوم نہیں۔ یہ کس کے متعلق ہے۔ اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا

رَدَدْتُ اِلَیْھَا رُوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا

اِنِّیْ رَدَدْتُ اِلَیْھَا رُوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا

رؤیا - اسی وقت جب کہ مذکورہ بالا الہام ہوا۔ دیکھا کہ کسی نے کہا۔ کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب میں نے نظر اٹھائی۔ تو دیکھا۔ کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے۔ ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے۔ جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا۔ اور اب ملا ہے۔ اور زمین کی بلندی سے ملا ہے۔ اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء - عبد القادر رضی اللہ عنہ

اری رضوانہ - اللہ اکبر

پہلی وحی کے متعلق فرمایا۔ کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے۔ اس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے۔ کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے۔ جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے۔ کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے۔ تو فعلی رنگ میں بھی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں

مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔ تو ان سے کہا جائیگا۔ کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ تو وہ عرض کریں گے۔ کہ اے ربّ تو ہم پر راضی ہو جا۔ جواب ملیگا۔ اگر میں راضی نہ ہوتا۔ تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا۔

۲۸ - مئی ۱۹۰۵ء - رؤیا - شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے۔ اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں۔ مثل جیبوروں کے بیٹھکی کے۔ میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا۔ اور اس کو چکر دینا شروع کیا۔ اتنے میں گھڑی گر گئی۔ اور اس جگہ قریب ہی گری ہے میں کہتا ہوں۔ کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ محمد حسین تلاش کرے

فرمایا۔ کہ خیال گذرتا ہے۔ کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے۔ جو زلزلہ کی ساعت ہے۔ جو معلوم نہیں واللہ اعلم۔ اور وہ رحمت کی ساعت ہے۔ یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی

تاثیر الہامی اسم اعظم

برادر مخدوم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میرے اس خط کو اگر اخبار بدر میں شائع فرما دیں گے۔ تو میرے خیال میں بعض کے ترقی ایمان کا باعث ہوگا۔ ریاست کپورتھلہ میں اسوقت طاعون ہے راقم گوشت خریدنے کے واسطے بازار گیا۔ جس دوکان سے میں گوشت لینا چاہتا تھا۔ اس قصائی کا نام (مفضل) ہے۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ میرا برادر زادہ ہے (خیرا) قصائی کا فرزند جس کی عمر تخمیناً انیس ۱۹ سال ہے۔ اس وقت بعارضہ طاعون مبتلا ہے۔ حضرت مرزا صاحب سے اس کی صحت کے واسطے دعا کرائی جاوے۔ میں نے جماعت کپورتھلہ کے سامنے اس کی استدعا کو پیش کیا۔ سب نے نماز میں اس مریض کی صحت کے واسطے دعا کی۔ اور راقم اپنی قلم سے الہامی اسم اعظم لکھ کر مریض کے گھر گیا۔ اس لئے والد کو اندر سے بلایا۔ اور مریض کا حال پوچھا۔ اس وقت مریض کی حالت سخت ردی تھی۔ میں نے کہا کہ بسم اللہ کر کے یہ اسم اعظم مریض کے جس جگہ گلٹی نکلی ہے۔ باندھ دو چنانچہ اس نے باندھ دیا۔ کپورتھلہ کے ہر ایک احمدی بھائی نے وعدہ کیا۔ کہ نماز تہجد میں اس مریض کے واسطے دعا کی جاوے۔ راقم کو خواب میں تبلایا گیا (یا نار کونی بردًا و سلامًا علیٰ ابراہیم) اور دل میں القا ہوا۔ کہ یہ مریض بچ جائیگا میں صبح کو جماعت کے بھائیوں سے ملا۔ اور اپنا خواب کہتے ہوئے مجھکو شرم آتی تھی۔ کہ میں تو رات کو مریض قریباً مردہ دیکھ کر آیا تھا۔ اب خواب اس کی نسبت مذکورہ بالا بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں مریض کے وارثان کے پاس گیا۔ اور حال پوچھا۔ تو انہوں نے حضرت اقدس کی ہزار جان سے تعریف اور توصیف کی۔ اور صدق دل سے مجکو سلام کیا۔ آخر یہ کہ مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔ مگر افسوس کہ اس قصاب نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اس کے بعد اس (مفضل) کی برادر زادی مریض سابقہ کی حقیقی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی۔ اور فوت ہو گئی۔ اس کے بعد خود اس مفضل کی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی اور فوت ہو گئی۔ پھر اس کو وعدہ یاد دلایا گیا۔ پھر بھی اس نے لیت و لعل کیا۔ دوسرے روز اس کا فرزند طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ طبیبوں کے پاس گیا۔ علاج کا خواہشمند ہوا انھوں نے جواب دیا۔ مجبور زیر شرم ہو کر احمدی جماعت کی طرف پھر آیا۔ اور اپنے مریض فرزند کے واسطے دعا کی استدعا کی۔ اس کے بعد میں تو قادیان چلا آیا ہوں۔ مریض کا حال خدا جانے کیا ہوا۔ پہلا مریض بفضل خدا بہ برکت الہامی اسم اعظم اس وقت تک تندرست صحیح سالم ہے

راقم اثم - فیاض علی احمدی - ریاست کپورتھلہ

دلچسپ اخبار

روس نے جو جہازوں کا بیڑا جاپان کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے بھیجا ہے۔ اس کا امیر البحر بیمار ہو گیا ہے۔ اور نیا امیر البحر وہاں سے آتا ہے۔ افواہ ہے۔ کہ پہلا مر گیا ہے

کلکتہ میں سخت گرمی ہے۔ ۲۰ - مئی کو ۱۱۰ درجہ کی گرمی تھی۔ طاعون کی تخفیف ہے۔ پر گرمی کی شدت کی تکلیف بھی اس سے کم نہیں ہے

کانگڑہ - ۱۶ - مئی کو آدھ گھنٹہ تک سخت ژالہ باری ہوئی فصل کو سخت نقصان ہوا۔ اور لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے

جاپانی طیار ہیں کہ روسی بیڑے پر فوراً آگے بڑھ کر حملہ کریں

سرکاری نقشے کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۱۳ - مئی ۱۹۰۵ء میں پنجاب میں مفصلہ ذیل تعداد طاعونی موتوں کی ہوئی ضلع جالندھر ۲۷۷۲ ضلع ہوشیارپور ۱۱۹۲ ضلع گورداسپور ۱۶۹۵ - ضلع سیالکوٹ ۱۳۰۵ ضلع لاہور ۹۳۹ ضلع لدھیانہ ۲۵۷ - ضلع ۷۷ ضلع فیروزپور ۸۲۰ ضلع امرتسر ۴۳۲ - ضلع گجرات ۱۷۵۳ ضلع جھنگ ۸۲ ضلع گوجرانوالہ ۲۳۳۲ ضلع راولپنڈی ۸۰ ضلع شاہپور ۲۶۵ کرنال ۵ گوڑگانوں ۸۰ حصار ۱۰۱۲ - رہتک ۲۱۲۸ جہلم ۱۲ - دہلی ۶۹۲ - منٹگمری ۴۶ - ملتان ۳ ڈیرہ غازیخاں ۱۷ - لائلپور ۸ - ریاست پٹیالہ ۱۵۵۳ - ریاست کپورتھلہ ۲۸ ریاست مالیرکوٹلہ ۱۵۰ - ریاست جیند ۱۵۸ - ریاست کلسیہ ۱۴ - ریاست نابہ ۵۹۴ - ریاست پٹودی ۶۵ - میزان ۲۸۰۳۳ - اس سے پہلے ہفتہ میں پنجاب میں تین لاکھ ایک ہزار ستائیس موتیں ہوئی ہیں (اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء)

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم انگلینڈ کی ایک معزز لیڈی کے دو خطوط درج کرتے ہیں جن میں سے ایک بخدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیا ہے۔ اور دوسرا بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آیا ہے۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز دنیا میں کیا کام کر رہا ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ جب پہلے پہلے میں نے آپ کی بابت پڑھا تو مجھے آپ کی طرف لکھنے کا شوق ہوا۔ لیکن میں نہیں سمجھ سکتی تھی کہ میں مسیح موعود جیسے کو کیا بات لکھوں۔ میں نے آپ کی تعلیمات کا کچھ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچوں میں پڑھا ہے جو مجھے قادیان سے باقاعدہ بھیجے جاتے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے یعنی وہ پاک **مذہب** جس کی عیسیٰ علیہ السلام اور **حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نے تعلیم دی تھی۔ موجودہ وقتوں کے مذاہب اُن سچائیوں سے دور جا پڑے ہیں جو پہلے دی گئی تھیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جس کی بابت خدا نے کہا تھا کہ میں زمین کو خوفناک طور سے ہلانے کے لئے اٹھوں گا۔ **اب تو ہر چیز بدلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مذہبی دنیا بھی اور مُلکی دنیا بھی۔** مجھے یہ پڑھ کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ جب اکثر تعجب کیا کرتی تھی کہ کس طرح [illegible] مذہب کو [illegible] قائم رکھ سکتی ہے۔ ہر مذہب نے [illegible] جان کی حفاظت کرنے کے واسطے [illegible] سمجھا ہے کہ اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ آپ ممالک انگریزی میں رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے انکشاف کی اجازت ہے۔ [illegible] عقاید کے واسطے کسی قسم کا تشدد اور تکلیف نہیں [illegible] سال گذرے [illegible] فیروزہ [illegible] کا میلہ [illegible] مذہب کی [illegible] موجودہ [illegible] مسلمانوں کا وہاں [illegible] مگر مجھے معلوم [illegible] آپ کی جماعت کے لوگ بھی وہاں تھے یا نہیں۔ لیکن اب کا چنداں مضایقہ نہیں۔ کیونکہ آپ کئی سال سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اُس بات کی نسبت پڑھا ہے جس کی بابت آپ نے ۲۵ سال پہلے پیشگوئی کی تھی۔ میں ان عمدہ باتوں کو جو ریویو آف ریلیجنز میں ہوتی ہیں پڑھ کر محظوظ ہوئی ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ اپنے کام میں جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہوجائینگے۔

خدا کے کام میں آپ کی خادم

ایس۔ ایچ۔ ج۔ وے

مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب۔

آج صبح مجھے آپ کا نوازش نامہ پہونچا۔ میں اُسے پڑھکر خوش ہوئی ہوں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے لئے میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ وہ مجھے اس وقت ہی بالالتزام پہونچ رہا ہے جبکہ آپ نے مجھے مہربانی کرکے پہلا پرچہ ارسال کیا تھا۔ پرچہ مارچ کو پہونچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہیں۔ میں بڑا تعجب کرتی تھی۔ کہ آپ کا اس خوفناک زلزلہ میں کیا حال ہوا ہوگا۔ کیونکہ میں نے اخباروں میں پڑھا تھا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہونچی ہے میں نے ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے **کہ مرزا غلام احمد صاحب نے** پچھلے سال پیشگوئی کی تھی۔ کہ ملک پر ایک آفت آنیوالی ہے۔ ایک یا دو دن گذرے میں نے آپکو لکھنا شروع کیا تھا۔ مجھ میں ریویو آف ریلیجنز کے پڑھنے کا مذاق پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس میں مجھے نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ جنسے میں خوش ہوئی ہوں مجھے **عبد اللطیف** صاحب کی خوفناک موت کا حال پڑھکر افسوس ہوا کیونکہ وہ اسواسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پھیلانے پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور غازی مہدی کا قایل نہ تھا۔ مجھے اس بات کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں دو لاکھ آدمی ایسے ہیں جنکا ایمان ہے کہ جہاد اور غازی مہدی کے عقاید اسلامی عقاید نہیں ہیں۔ میں نے تاریخ کے پرچہ میں ان باتوں کی بابت پڑھا تھا۔ مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیں کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپنے ذکر کیا ہے۔ انگریزوں کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ ہم مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ بہاؤ اللہ کے مریدوں نے غلط راہ اختیار کی ہے میں نہ مانتی ہوں کہ [illegible] اور کہاں [illegible] مجھے سچا راہ دکھایا جاوے یعنی خدا کی سچائی۔ خواہ کسی جگہ سے حاصل ہو۔ اور مجھے ایک امر کے [illegible] جاتا ہے۔ بہاؤ اللہ کے مرید بھی جہاد کے قایل نہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ اُن کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کے ساتھ صلح رکھی جاوے جیسا کہ بہاؤ اللہ نے کیمبرج واقعہ انگلستان کے پروفیسر برون کے ہمراہ ایک عام جلسہ میں کہا تھا۔ اُسکے مریدوں میں سے کئی اپنے عقیدہ کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ اور کچھ اب تک قید خانوں میں ہیں۔

میں **مرزا غلام احمد صاحب** کو خوشی سے خط لکھونگی۔ چونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ میرے خط کا ترجمہ اُنہیں سنا دیا جائیگا اور جواب اُن کے حسب ہدایت دیا جائیگا۔ میرا یقین ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں اور اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ کیا میں مفصلہ ذیل باتیں پوچھ سکتی ہوں؟۔

اول یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کیا وہ عربی بولتے ہیں۔

دوم یہ کہ کیا وہ فقرے جو آپکے رسالے میں بابت خدا کے عنوان پر ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ عیسائیوں کی تاریخ اور سال کو استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے امور ہیں جنکی بابت میں لکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن مجھے یک دفعہ ہی بہت کچھ لکھنا نہیں چاہئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ پُرانی باتوں کو رد کیا جاوے تاکہ نئی باتیں اُنکی جگہ لے لیں۔ سچائی سامنے آ رہی ہے۔ پیشگوئی کے ایّام تقریباً پورے ہو چکے۔ مبارک ہیں وے جو زمانہ کی علامات کو بہ نظر غور دیکھ رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کا خط مجھ پھر ملے گا۔

آپکی خیر خواہ

ایس۔ ٹی۔ ج۔ وے

۱۲ ماؤنٹ سٹریٹ۔ پنڈلٹین مانچسٹر انگلینڈ

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

بروقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ بغیر اسکے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت وقت امر دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک مسلسل نمبر ہوتا ہے۔ وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریدار کا نمبر نہیں۔ ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہئے کہ اپنا نمبر دیا کریں۔ اور نیز تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتہ پورا اور صحیح لکھا کریں۔ اور ڈاک خانہ کا نام لکھنا بہت ضروری ہے۔

۲۵ مئی ۱۹۰۵ء (ڈائری) ایک خادم نے عرض کی کہ مخالف حضور کی نسبت جھوٹی خبریں بیماری وغیرہ کی شائع کرتے رہتے ہیں اور ہمیں ستاتے ہیں - فرمایا - بعض خواہ مخواہ ایسی بات کرتے ہیں جس سے اشتعال پیدا ہو اور لڑائی ہو جائے - ایسے فتنوں سے بچنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے - جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک کہ اس میں گرفتار نہ ہو جائے -

ایک خادم نے عرض کی کہ تمام قسموں کے دردوں کیواسطے یہ بڑا عمدہ علاج ہے کہ کھیر جی کی ریت ہو اُس پر الحمد لکھا جائے - وغیرہ وغیرہ فرمایا - یہ توجہ کا ایک قسم ہے - مگر یاد رکھو کہ دعا جیسی پاک صاف اور شرک سے خالی کوئی توجہ نہیں دوسرے قسم کی توجہوں میں انسان کا بھروسہ اشیاء پر ہوتا ہے - جب قبلہ حقیقی کی طرف توجہ نہو تو بیہودہ فایدہ ہے -

فرمایا - انگریزی میں سونے کو گولڈ کہتے ہیں جس کے لکھنے میں انگریزی حروف جی و ل ڈ استعمال ہوتے ہیں - یہ عربی لفظ **دجال** کا منقلب ہے - عربی میں دجال سونے کو کہتے ہیں -

اس زمانہ کے عجائبات کا تذکرہ تھا - کہ ریل تار ڈاک وغیرہ سے کسقدر سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں - فرمایا - اسی واسطے ہم کو الہام ہوا تھا کہ **الم نجعل لک سهولة فی کل امر** - کیا ہم نے تیرے واسطے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی - حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے واسطے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسی کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں کیونکہ ہمارا مقابلہ دین کا ہے - اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے - لوگ بھی چھاپے خانوں سے فایدہ اُٹھاتے ہیں - لیکن اُن کے اغراض دنیوی اور ناپایدار ہیں برخلاف اُسکے ہمارے معاملات دینی ہیں اس واسطے یہ چھاپے خانے وغیرہ جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں - دراصل ہمارے ہی خادم ہیں -

فرمایا - آج رات یہ وحی ہوئی **اُرید ما تریدون** میں ارادہ کرتا ہوں جو تم ارادہ کرتے ہو - چونکہ ہمارے ارادے سب دوستوں کے واسطے مشترک ہیں - جن کے لئے ہم دعائیں کرتے ہیں - اسواسطے اس میں سب کے واسطے بشارت ہے - یہ وحی قبولیت دعا کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی تمہارے ارادے کے موافق ہمارا ارادہ ہے -

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی - کہ یہ قرآن شریف کی اُس وحی کے مطابق ہے کہ **اینما تولوا فثم وجه الله** -

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ ہم آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اسوقت دعا کیا کریں - ایک تو رات کو تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے - کوئی کیسا ہی کمزور ہو تین بجے اُٹھنے میں اُسکے لئے حرج نہیں - اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اُٹھے - تو اُس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں - یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں - نماز میں تکلیف نہیں - سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے -

فرمایا - ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ **صلوٰۃ** میں اور **دعا** میں کیا فرق ہے - حدیث شریف میں آیا ہے **الصلوٰة هی الدعاء - الصلوٰة مخ العبادة** یعنی نماز ہی دعا ہے - نماز عبادت کا مغز ہے -

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اُسکا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اُسکی رضا کو مدنظر رکھتا ہے - اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اُسکی رضا کا طالب ہوتا ہے - تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے -

اصل حقیقت دُعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے - یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے - اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے - اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے - اسکے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے - یہ اسواسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض وقت دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں - خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں - **صلوٰۃ** کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے - ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے - جب ایسی حالت کو پہونچ جائے - جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اُسکا نام صلوٰۃ ہوتا ہے -

ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں وساوس اور ادہر اُدہر کے خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں - فرمایا اس کی اصل جڑ امن اور غفلت ہے - جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہو جاتا ہے - تب وساوس آتے ہیں دیکھو زلزلہ کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہونچتی ہے - سب اللہ اللہ کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے -

ذکر آیا کہ بعض حلقہ نشین اپنے ہمارے خلاف ... کو بہت دُکھ دیتے ہیں اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں - فرمایا خدا تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا کچھ مشکل نہیں - لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں اُسکا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے - اعداء کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے - **قرآن شریف** کے جو تیس سیپارے ہیں اُسکے اکثر حصہ نزول کا سبب اعداء ہی ہوئے - اگر سب ابوبکر کی طرح آمنا صدقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا - مخلوقات کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے - ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گندگی بھی ضرورت ہے - بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے - کوئی بھی نبی نہیں جس کے اعدا نہیں ہوئے - نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے - کیونکہ اس طرح اسکی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہو جاتے ہیں - خدا کو دیر نہیں لگتی - کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے - لیکن مصلحت کے سبب مخالفین کا وجود قایم رکھا جاتا ہے - جس شہر میں خاموشی سی ہو اُس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی - خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا -

آجکل حضرت مسیح موعود ایک تازہ اشتہار کے لکھنے میں مصروف ہیں جس میں مخالفین کے اُن اعتراضات کے جواب دیئے جائینگے جو انہوں نے حال میں بسبب جہالت اور تعصب کے پیشگوئی زلزلہ پر کئے ہیں -

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء آج کی تازہ وحی **دُد الیہا روحہا وریحانہا** کا ذکر تھا - فرمایا - اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے - تمام سماوی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی امر کے ضرور آئندہ پورا ہو جانے کے متعلق کسی پیشگوئی کو ظاہر فرماتے وقت ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے - مثلاً قرآن شریف میں آیا ہے **تبت یدا ابی لهب وتب** - ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا - یہ وحی آلٰہی بطور پیشگوئی کے ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی - جب کہ ابولہب چنگا بھلا پھرتا تھا - لیکن آسمان پر اُسکے لئے ہلاکت کا حکم ہو چکا تھا - اسواسطے یہ بات ایسے طور پر بیان کی گئی - کہ یہ کام ہو چکا ہے - پہلے ایک معاملہ آسمان پر ہو جاتا ہے اور پھر زمین پر اُسکا ظہور ہوتا ہے - ایسا ہی ہمارا الہام **عفت الدیار** والا تھا - یعنی مٹ گئے گھر - اگرچہ گیارہ ماہ پہلے یہ زلزلہ کی پیشگوئی تھی - تاہم چونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا - کہ زلزلہ ضرور آئے گا - اسواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا - کہ اُسکا عارضی اور مستقل سب گر گئے اور نشان مٹ گئے - جو لوگ مثلاً پیسہ اخبار کے نامہ نگار نے غیرہ اعتراض کرتے ہیں وہ اس محاورہ سے ناواقف اور جاہل ہیں یا جان بوجھ کر تعصب کے ساتھ ضد کرتے ہیں ورنہ یہ محاورہ سب زبانوں میں پایا جاتا ہے - آتھم کے متعلق جب ہم نے پیشگوئی کی تھی - تو اُس نے اُسی مجلس میں کہا تھا - کہ **میں تو مر گیا** باوجود عیسائی ہونے کے وہ ادب کا بہت لحاظ رکھتا تھا اور یہی سبب تھا کہ وہ ڈرتا رہا اور میعاد کے اندر مرنے سے بچ گیا - ابولہب کے متعلق صاف پیشگوئی مکہ میں کی گئی تھی کہ وہ ہلاک ہو گیا - حالانکہ وہ جنگ بدر کے بعد طاعون

فرمایا۔ روح و ریحان سے مراد ہر قسم کی آسایش اور آسودگی ہوتی ہے۔ فقط

نور افشاں کے نومبر ۲ بیت تاریخی ناول موئی کر بڑے خفا ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ لا ریب یہ جھوٹھا اور مخالف مسیح ہے۔ اب مرزا کی وہ مرہم عیسیٰ کہاں جس کے وسیلے اُس نے اچھی کمائی پیدا کی؟

یہ طرز استدلال عیسائیوں کا بہت عمدہ ہے۔ خوب سمجھی کہ مرزا صاحب اس واسطے جھوٹھے ہیں کہ اُنہوں نے مرہم عیسیٰ سے اچھی کمائی کی یا یہ کہ بعض مریدین مرزا صاحب طاعون سے فوت ہو گئے۔ بھلا جناب آپ کو شاید بھول گیا ہو گا یاد دلا دیتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ کے شاگردوں میں ایک شمعون کوڑھی بھی تھے جو مرتے دم تک کوڑھی کے کوڑھی ہی رہے وہ تالاب کے چشمہ کا پانی جس پر اُس زمانہ کے بہت سے معجزہ نماؤں کی مانند مسیح کے معجزات کا دار و مدار تھا بیچارے شمعون کے وقت کہاں گم ہو گیا تھا؟

اس کلمہ سے اڈیٹر نور افشاں نے تو یہی ظاہر کر دیا ہے کہ آپ کے معلومات بہت وسیع ہیں اور یہی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائی صاحبان کی تحقیقات مذاہب غیر ہرگز اس قابل نہیں کہ اُسکو کوئی وقعت دی جائے۔ اسبات کے تو یہاں کے مخالف بھی گواہ ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود باجود اس بات سے بالکل پاک اور منزہ ہے کہ وہ دوائیاں بنا کر فروخت کیا کریں ہاں مرہم عیسیٰ کے ذریعہ سے حضرت مرزا صاحب نے ایک اور اچھی کمائی کی ہے۔ جسکو نور افشانیوں کا دل جانتا ہے پر زبان اور قلم اُسکے اظہار سے قاصر ہے۔ اسواسطے ہم ہی اُن کے فایدے کے واسطے بیان کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے **مرہم عیسیٰ** کے متعلق صحیح معلومات موجودہ دنیا کے آگے رکھکر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کی ہے اور خدا کے نبی عیسیٰ مسیح مرحوم و مغفور کی روح کو خوش کیا ہے۔ اُن معلومات میں سے دو ایک کا ہم اسجگہ ذکر کرتے ہیں :۔

(۱) حضرت عیسیٰ کے حواری کو اُس رتبہ کو نہیں پا سکتے تھے جو آنحضرت نبی کریم صلعم کے اصحاب کو حاصل ہوا جنہوں نے اپنی رضا مندی کی خاطر اپنی جانیں خوشی کے ساتھ دیدیں تاہم وہ حواری ایسے بے وفا اور بزدل بھی نہ تھے جیسا کہ بعض مورخین وغیرہ قصہ گوؤں نے اپنی کہانیوں میں اُن پر الزام لگائے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے نبی کی مصیبت کو دیکھکر جس کا چارہ اُن کے ہاتھ میں نہ تھا بہت ہی غمگین رہے۔ اور بڑی خیرخواہی کے ساتھ اُسکے زخموں کے واسطے ایک ایک دوائی اکٹھی کی اور مرہم طیار کی اور اُسکے زخموں پر باندھی جس سے زخم جلد اچھے ہو کر حضرت مسیح اُس لمبے سفر کے لایق ہو گئے۔ جو اُنہوں نے غالباً پیادہ پا شام سے کشمیر تک کیا۔ یہ مرہم طب کی پرانی لاطینی کتب میں بھی موجود ہے اور اُسکو لاطینی زبان میں **ابیا سٹو لودم اگیبوا نم** یعنی مرہم حواریین کہتے ہیں۔

(۲) حضرت مسیح اس الزام سے پاک ہیں جو یہودنے اُن پر لگایا۔ کہ یہ جھوٹھا نبی ہے۔ اور بعض نفس نے اس کی تصدیق کی۔ کیونکہ بظاہر دوستی کا اظہار کرتے ہوئے قصے کو ایسے رنگ میں ڈھکایا۔ کہ خفیہ گہری چوٹ کر گئے۔ اور کئی ایک اس قسم کی باتیں لکھ گئے جن سے ابطال نبوت ثابت ہو۔ مثلاً لکھ دیا۔ کہ مسیح نے ساری رات رو رو کر سجدہ میں گر گر زمین پر اور ناک رگڑ رگڑ کر دعائیں کیں کہ یہ پیالہ ٹل جائے پھر بھی مسیح صلیب پر مر گیا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ نبی کی ساری رات کی دعا قبول نہ ہوئی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

برخلاف اِسکے حضرت مرزا صاحب نے ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح کی دعا قبول ہوئی اور وہ پیالہ ٹل گیا یعنی حضرت عیسیٰ کاٹھ پر مر کر ملعون نہ ہوئے۔ بلکہ زندہ نیچے اُترے اور اُس کے بعد لمبی عمر پائی۔ اور پھر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔

تازہ معلومات

کالا سنگیاں ریاست کپورتھلہ میں ایک بھینس کو بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر چار کان۔ دو گھنٹہ زندہ رہ کر بچہ مر گیا۔ دوم۔ ایک مرغی کے انڈے سے بچہ پیدا ہوا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

رنگون سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں دو ستارے دکھائی دیئے اُن میں سے ایک یک نکلا۔ وہ یک مغرب سے مشرق تک گھومتا ہوا چلا گیا پہلے صرف لکیر کے موافق معلوم ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ سب حروف ہو گیا اور وہ حروف **رسول احمد** تھا۔

یورپ کے ایک شہر کے اوپر ایک آگ کا گولا گھوم رہا ہے (نور افشاں)۔

تمباکو کا منحوس رواج دنیا میں کوئی چار سو سال کر جاری ہے۔ اس سے پہلے یورپ ایشیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ تمباکو کیا شے ہے۔ خود ہندوستان میں باوجود یہاں کی زراعت کے دو ارب دس کروڑ روپے کا تمباکو سالیانہ امریکہ سے ہندوستان کو آتا ہے تمباکو خواہ کسی صورت سے اور کسی غرض میں استعمال کیا جائے مضرت سے خالی نہیں حقہ پینے والے بچوں کی ہڈیاں کم بڑھتی ہیں بدن پر گوشت اچھی طرح نہیں آتا۔ رگیں کمزور ہو جاتی ہیں قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے (رسالہ علم صحت)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے معزز احباب میں سے کوئی تمباکو کا استعمال نہیں کرتا بہت سے دوستوں نے جنکو پہلے عادت تھی۔ اس جماعت میں داخل ہو کر اِسکو بالکل ترک کر دیا ہے جب کبھی حضرت کے حضور میں تمباکو کا ذکر آیا آپ نے اِسکے پینے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اُسکو مکروہ فرمایا۔

یہ اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت جس قدر اندھے دنیا میں موجود ہیں اُن میں پچاس فیصدی ایسے ہیں۔ جو سوزاک کی وجہ سے اندھے ہوئے ہیں (علم صحت) خلاف ورزی احکام الٰہی کا یہی نتیجہ ہے۔

گرین لینڈ کی ایک ویل مچھلی کا وزن ۸۸ ہاتھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ مخلوق الٰہی کے عجائبات ہیں۔

موجودہ جنگ میں روسیوں کا خرچ دو کروڑ ۲۵ لاکھ ہفتہ وار ہوتا ہے۔ اور ہزاروں جانوں کا ضایع ہونا جدا۔ یہ آخری زمانہ کی علامت ہے۔

جان گر بچر ایک شخص قماربازی کے سبب اکیس دفعہ سزا پا چکا ہے۔ اور اب پھر اسی جرم پر جیلخانہ داخل ہوا۔ کاش کہ یہ استقامت کسی کو نیکی میں حاصل ہو۔ تو قرب الٰہی حاصل ہو جائے۔

اخبار انگلشمین کلکتہ میں لکھا ہے کہ کہا کرتے تھے کہ طاعون گند اور میل کچیل سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اب کلکتہ میں تو طاعون امیروں کو ہی پکڑتی ہے۔ عذاب الٰہی کو کون روک سکتا ہے۔ غریب اور امیر سب گرفتار ہیں۔

تازہ رپورٹ کے مطابق کانگڑہ اور کلو میں ۲۰ ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

ملک روس میں یہودی پھر سب تار جا رہے ہیں اس قوم پر خدا تعالیٰ کا غضب مطابق پیشگوئی کہ قرآن شریف میں مندرج ہے ایسا نازل ہو رہا ہے کہ ہر جگہ اُن کے واسطے ذلت کی مار پڑتی ہے دنیا میں کوئی سلطنت نہیں جو اُن کی حمایت کرے۔ ایک ایک سے جو نیاں کھائیں۔ دوسرے میں کھلے گئے۔ تیسرے میں قتل ہوئے تیسرے میں بھاگ گئے۔ اس ذلت کی اصل بنا حضرت مسیحؑ کا انکار ہے

ہماری قوم اسلام کو

بھی ہوشیار ہونا

چاہیئے۔

اُن کی

درمیان بھی ایک مسیح ہے۔

نشان زلزلہ

ضلع لائل پور میں تازہ زلزلہ کے ثبوت میں دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

آج رات کو قریب دس گیارہ بجے رات کے ایک سخت زلزلہ اس جگہ محسوس ہوا۔ میرے خیال میں پہلے سے سخت ہے۔ کیونکہ پہلے زلزلے کا کوئی نشان بباعث ...... نہ ہونے کے نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اب اس زلزلے سے مسافر خانہ پختہ عمارت والے کی دیوار پھٹ گئی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ زلزلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ ربنا آمنا فکتبنا مع الشاہدین۔

عبد اللہ خان احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۵

جناب من۔ تسلیم۔ ۱۴۔ مئی ۱۹۰۶ء کی رات کو قریباً نصف شب کے زلزلہ محسوس ہوا۔ صرف دو دھکے پہلا شمالاً جنوباً دوسرا جنوباً شمالاً۔ چونکہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ بھی اس جگہ یا اس نواح میں اس قدر محسوس نہیں ہوا۔ جس قدر کہ پہاڑی مقامات معلومہ میں سنا گیا۔ اسی نسبت سے اگر قیاس کیا جاوے۔ تو یہ زلزلہ بھی ایک سخت آفت کہلانے کا مستحق ہے۔ معتبر شہادت کے ذریعے سے سنا گیا۔ کہ یہ زلزلہ لائل پور میں بھی جو اس مقام سے ۱۸ کوس کی مسافت پر ہے قدرے محسوس ہوا

چونکہ رات کا وقت تھا۔ اور رات آدھی کے قریب گذر چکی تھی۔ خلق خدا خواب میں تھی۔ اگر بعض احباب نے نہ معلوم کیا ہو۔ یا کم و بیش معلوم ہوا۔ تو تعجب نہیں۔ بہرحال زلزلے کے وقوع میں انکار نہیں ہو سکتا۔ خود یہ بندہ بمعہ اہل خانہ بوجہ بیمارداری کے جاگتا تھا۔ سچ ہے (جس سر بیتے سو جانے کون جانے پیڑ پرائی) ہم تو جھٹ کہدینے کو طیار ہیں۔ کہ ۴۔ اپریل والا زلزلہ بھی کوئی سخت نہ تھا۔ پوچھے آدمی بہاگسو سے ڈلہوزی سے ریلوے وغیرہ سے زلزلہ تو بے شک آیا اور واقعی آیا۔ مگر لاکھ لاکھ شکر و احسان خداوند کریم کا ہے جس نے ان غریبوں کو امان میں رکھا۔ دعا فرمادیں۔ کہ مالک حقیقی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ فی الحال۔ شامت اعمال ماست صورت زلزلہ ماست۔ زیادہ نیاز

آپ کا تابعدار ایشر داس مدرس ورنیچ پوسٹماسٹر بہلول پور چک ۱۲۵ آبادی نو نہر جناب۔ ضلع لائل پور

اخبار سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ گذشتہ زلزلہ ایک عالمگیر زلزلہ تھا۔ یورپ کے ممالک فرانس اٹلی سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ۔ ویلز سب جگہ محسوس ہوا ہے۔ اور ایسا سخت کہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہوگئے

جھنگ۔ خاص چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۱۱۔ ۱۲ مئی کی شب کو ایک اور دو کے درمیان ایک ایسا تیز جھکولہ زلزلہ کا آیا تھا۔ جس کے صدمہ سے انسان تو شاید کوئی بے خبر سوتا رہا ہو۔ عام جانور بھی چلا کر اٹھ گئے تھے۔ .. تین سیکنڈ تک زلزلہ رہا۔ آواز میں شور تھی۔ رفتار جنوباً شمالاً۔ اکثر آدمی گھر چھوڑ کر جنگل بھاگ گئے تھے (اخبار عام ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء)

کراچی میں چار مئی ۱۹۰۶ء کی صبح کو سطح سمندر پر کروڑوں مچھلیاں مردہ پڑی نظر آئیں۔ پانی کا رنگ سفید تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تہ آب میں آتش فشانی ہوئی ہوگی۔ مچھلیاں سمندر سے نکالکر دفن کی گئیں

تعبیر الرؤیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ مخدومی مکرمی استاذی وحبی فی اللہ جناب مفتی صاحب دام اقبالہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں اپنی ایک خواب تحریر کرتا ہوں۔ یہ خواب معہ تعبیر درج اخبار گوہربار خود فرما کر ممنون فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

۱۵۔ مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو میں نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ بحالت خواب دیکھا۔ کہ ایک وسیع کھلا میدان ہے۔ وہاں ایک نہائیت لطیف بسترہ والا پلنگ پڑا ہے۔ جس کے اوپر ایک مصفا سفید چادر بچھی ہے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی چارپائی ہے۔ جس پر آپ (یعنے مفتی صاحب) بیٹھے ہوئے ہیں اس چارپائی پر بھی پلنگ کیطرح سفید چادر بچھی ہوئی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا اہم کام درپیش ہے جس سے میری طبیعت میں کچھ تشویش سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دل میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اس اثناء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان دُر فشاں سے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سے مجھے سورت الدہر نکال دو۔ میں اس کو پڑھ ہو لگا۔ تو اس سے یہ مشکل حل ہو جائیگی نابکار نے باوب عرض کیا۔ کہ حضور عاجز یہ سورہ نکال دیتا ہے۔ خواب میں وہ رات کا وقت معلوم ہوتا ہے اور کچھ دھندلی سی روشنی ہے۔ میں نے غرض بالا کے لئے ایک قرآن مجید لیا ہے۔ لیکن کافی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ کلام مجید بخوبی پڑھ نہیں سکتا۔ اس مشکل کے پیش آنے سے دل گھبرایا ہے۔ پھر اس سورت کا مقام یاد کر کے عرض کیا ہے۔ کہ یہ سورہ ۲۹ پارہ کی سب سے آخری ربع کی یا سب سے اول ربع کی سورت ہے۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب دو کاتب بیٹھے ہیں۔ کسی کتاب کی کاپی لکھ رہے ہیں۔ اور ان دونوں کے پاس دو بڑے چراغ ہیں۔ کتاب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان کاتبوں کے پاس گیا۔ اور دیکھا۔ کہ شروع میں تبارک الذی لکھا ہوا ہے۔ اس پر عاجز نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور عرض کیا۔ کہ سورۃ الدہر ۲۹ سیپارہ کے آخر میں ہے۔ کیونکہ اس سورت کے اول میں تبارک الذی ہے

پھر میں نے اور زیادہ سوچا۔ تو یاد آیا۔ کہ سورت الدہر کے بعد عم یتساءلون ہے۔ اور عم یتساءلون سے تیسواں سیپارہ شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے سورۃ الدہر ضرور ۲۹ سیپارہ کی آخری سورت ہے۔ میرے دل میں آیا۔ کہ سورۃ الدہر مجھے یاد ہے۔ حضرت اقدسؑ کے حضور سنا دوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ حضور علیہ السلام نے صرف بتانے کے واسطے فرمایا ہے۔ سنانے کے واسطے نہیں فرمایا۔ جس قدر حکم ہے۔ اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اس سے تجاوز مناسب نہیں ہے۔ ازاں بعد بیداری ہوگئی۔ والسلام۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء

عاجز فتح محمد سٹوڈنٹ۔ ایف اے کلاس تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعبیر۔ حضرت کی خدمت میں یہ رؤیا فتح محمد نے خود ہی عرض کیا تھا۔ فرمایا۔ مبشر ہے۔ تبارک الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عم یتساءلون سے مراد اس وقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں۔ ایڈیٹر

درخواست دعا

برادرم محمد تقی صاحب احمدی مدرس اول ریاضی مدرسہ سرہند درخواست کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار بدر میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے دنیاوی و دینی ابتلاؤں سے اپنے حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ والسلام

برادرم محمد عبد الہادی صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہیں۔ اس کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ ان کے لئے دعا مغفرت کی جاوے اور نماز جنازہ پڑہی جاوے۔

اسم اعظم - یعنی دعا الہامیہ حضور مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نہائیت عمدہ منقش۔ خوبصورت ولایتی چکنے سفید کاغذ پر محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان نے چھپوائی ہے۔ لکھائی چھپائی بہی بہت عمدہ ہے قیمت فی قطعہ ۲ کے لئے

ایک سیّاح قادیان کے خیالات

جس نوجوان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملاقات کے واسطے قادیان آنے کا ذکر اور حضرت کی تقریر ہم نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء میں درج کی تھی۔ اس نے اپنی رائے قادیان کے متعلق اخبار وکیل امرتسر میں چھاپی ہے۔ جو یہاں نقل کی جاتی ہے

میں نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ میرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرے موہنہ مین حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ اور مین شور غذا مین کہا نہیں سکتا تہا میرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گہر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ مین (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر مین۔ بزرگان ملت بھی وہین ہین۔ قادیان کی آبادی۔ تقریباً دو ہزار آدمیون کی ہے۔ مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے نواب صاحب مالیرکوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی مین صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہین بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے۔ اپنی نوعیت مین سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ مین مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ نواب صاحب کے رتھ نے لوٹتے وقت اس مین نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل مین موجزن نہ ہوتا۔ تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی مین آگے نہ بڑھ سکتا۔

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بہائی کا سلوک کیا۔ اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولانا عبد الکریم صاحب جنکی پبلک تقریرات کی پنجاب مین دہوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ مین مسلمان ہو چکے ہین۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے خسر ہین۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ بڑے ہی شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے افسوس ہے اور اشخاص کا نام یاد نہیں۔ ورنہ میں انکی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا

میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں جسم مضبوط اور محنتی ہے سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے

مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی مین بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے۔ جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدت مند تھے

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر ان الفاظ نے مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں" (اس وقت کا متبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے)

میں جس شوق کو لے کے گیا تھا۔ ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسن خلقک و تو مع الکفار"

(میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شائع ہوگی۔ اس مضمون میں صرف مین نے وہاں کے برتاؤ کو دکھایا ہے)

میں نے اور کیا دیکھا؟ بہت کچھ دیکھا۔ مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں سٹیشن جانے کا وقت سر پر آ چلا ہے پھر کبھی بتاؤں گا کہ میں نے کیا دیکھا۔

راقم ۔ا۔ ہ دہلوی

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

اشتہار پانسو روپیہ (منقول از الحکم)

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کی وکیل اور ہندوستان وغیرہ اخبار مین لائق و فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا یہ شائع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہین۔ اور اس کثرت سے ہین کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہیں۔ اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہین اور پاتے رہینگے۔ مگر کبھی ختم نہیں ہو وینگے۔ نیز ہم نے ۹ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں مین بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔ اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوا نارائن سنگھ صاحب سیکرٹری آریہ سماج کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہون۔ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں مین سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے۔ کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت مین کل دورہ اپنا پورا کرتے ہین۔ بے انت ہین اور پرمیشور کو تعداد ان کا نامعلوم رہا ہوا ہے۔ تو مین اس کو مبلغ پانسو روپیہ نقد بطور انعام کے دون گا۔ اور درصورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہو گا۔ کہ بمدد عدالت اختیار کرے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور مین سے اس اصول سے منکر ہو۔ تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہ ہو گا۔ بلکہ اس صورت مین بہ تصریح لکھنا چاہیئے کہ پھر اصول کیا ہوا۔ آیا یہ بات ہے۔ کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائیں گے۔ اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہو گا۔ یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر ایشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا مین بھیجیگا یا یہ کہ ارواح اگرچہ بے انت نہیں۔ اور تعداد ان کا کسی حد و معین مین ضرور محصور ہے۔ مگر پھر بھی بعد نکالے جانے کے باقی ماندہ اتنے کے اتنے ہی بنے رہتے ہین۔ نہ مکتی والوں کی جماعت جنمیں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہین۔ اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ زیادہ بن جاتے ہین اور نہ یہ جماعت جسمے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے ہی غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکھنا چاہیے

المشتہر میرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی اللہ عنہ ۲ مارچ ۱۸۷۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مجکو ایک احمدی بہائی جو کہ انٹرنس پاس شدہ ہو کی ضرورت ہے۔ عنہ دس روپیہ ماہوار اور خوراک اپنے ساتھ دی جائے گی۔ براہ مہربانی آپ کے خیال مین اگر ایسے صاحب کوئی ہون۔ تو بہتر ورنہ بدر مین اعلان فرما دین والسلام

خاکسار سید ناصر شاہ سب اوورسیئر آفیسر ریاسی براہ جموں

بدر پریس قادیان مین میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا